علمی مضامین سلسلہ نمبر۲۷

"الحامد ٹرسٹ" نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

آپ سب سے افضل، آپ کی اُمت بھی سب سے افضل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار سرورِ عالم محمد مصطفی ﷺ افضل الخلائق ہیں تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام کے سردار ہیں جس طرح آپ تمام انبیاء کے بڑے ہیں آپ کی اُمت بھی دوسری سب اُمتوں سے افضل ہے نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو پچھلے تمام انبیاء سے زیادہ عقل حکمت اور معرفت عطا کی گئی آپ کی اُمت کو بھی پچھلی تمام اُمتوں سے زیادہ اور بہت زیادہ صلاحیتیں عنایت فرمائی گئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل نبی ہیں لیکن ان کی قوم نے کیا قدر شناسی کی ؟ اُنہوں نے قومِ فرعون کے پنجہ سے نجات دلائی خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں دکھلائیں اس کے بعد بھی سب سے پہلا سبق جسے توحید کہتے ہیں انہوں نے یاد نہ رکھا وہ موسیٰ علیہ السلام سے شرمناک نادانی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں ﴿اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ﴾[۱] ہمارے لیے بھی ایک ایسا ہی معبود (بت) بنا دیجئے جیسا اِن (دوسری قوموں اور کافروں) کے (بہت سے) معبود ہیں۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام ترغیبِ جہاد دیتے ہیں اور وعدۂ حق سناتے ہیں کہ تم یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے لیکن وہ جاہل قوم ان سے کہتی ہے کہ "آپ اور آپ کا پروردگار جا کر لڑ لیجئے (جب آپ قبضہ کرلیں گے

[۱] سُورۃ الاعراف : ۱۳۸

تو ہم بھی آجائیں گے، اتنی دیر) ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں'' ایسی بد بخت قوم کا کیا علاج ہو سکتا تھا ؟ سوائے اس کے کہ بددعا دیں ! ! !

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اور بعد کے تمام انبیاء کو اِسی طرح ستایا گیا پریشان کیا گیا انہیں مارا پیٹا گیا ان سے طرح طرح کے اُلٹے سیدھے سولات کیے گئے چنانچہ ایسی حرکات کی پاداش میں بہت سی قوموں کا فیصلہ اُن کے انبیاء کے سامنے ہی کر دیا گیا اور ایک عبرت ناک طریقہ پر انہیں برباد کر دیا گیا۔

جس طرح اِس اُمت کے نبی خدا کو سب سے پیارے ہیں یہ اُمتِ مرحومہ بھی خدا کی پیاری اُمت ہے اس اُمت میں خدا نے شوقِ عبادت، اطاعت و فرمانبرداری، ادب، مُرُوْئَۃ (مروت)، شجاعت و جانثاری کے جوہر رکھے۔

سسر کو بہو کی فکر :

حضرت عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کا واقعہ ہے کہ نوجوانی کے عالم میں دن کو روزہ رکھتے تھے رات کو ساری رات عبادت کیا کرتے تھے اسی دور میں جبکہ عبادتِ خداوندی ان کی غذا اور لذتِ روح بنی ہوئی تھی ان کی .....شادی ہوئے بہت دن گزر گئے ایک روز حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ اپنی بہو سے پوچھوں کہ عبداللہ کا تمہارے ساتھ کیسا معاملہ ہے تم خوش بھی ہو یا نہیں ؟ انہوں نے پوچھا تو بہو نے شرما کر بتایا کہ وہ رات بھر عبادت میں رہتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں ! حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات گراں گزری ! ! دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور واقعہ نقل کیا آپ نے حضرت عبداللہ کو طلب فرمایا اور دریافت کیا کہ تم کیا کرتے ہو ؟ فرمانے لگے دن کو روزہ سے رہتا ہوں رات کو قرآنِ پاک جتنا یاد ہے سب پڑھ لیتا ہوں (یعنی پورا قرآن جتنا اُس وقت تک نازل ہو چکا ہوگا)۔

ہر چیز کا حق ہے :

ارشاد ہوا کہ (ایسا مت کیا کرو) دیکھو تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے انہیں آرام پہنچانا چاہیے

تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، روزہ اس طرح رکھا کرو کہ ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطار کرو، رات کو تین حصوں میں تقسیم کرلو ایک حصہ رات کا عبادت میں گزارا کرو قرآنِ پاک سب ایک رات میں مت پڑھا کرو بلکہ چالیس رات میں ختم کیا کرو۔

آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی حضرت عبداللہ نبی کریم علیہ الصلوٰ ۃ والسلام سے بار ہا اصرار کرتے رہے کہ حضرت اجازت دیجئے کہ اِس سے زیادہ قرآن پڑھ لیا کروں، ان کے اصرار وطلب پر آپ علیہ السلام اجازت مرحمت فرماتے رہے یہاں تک کہ آخر میں حضرت نے تین دن میں ختم کرنے کی اجازت دے دی اس سے کم مدت میں ختم کرنے کی اجازت نہیں دی، یہ آپ کی اُمت کے شوقِ عبادت اور اطاعت کی حالت تھی۔ ذرا غور کرکے دیکھئے کہ ہمارے اور ان کے جذبات میں کس قدر بعد ہے۔ ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا [۱]

تہذیب واَدب :

اسی طرح ادب اور تہذیب میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام اُمتوں پر فائق تھے نبی کریم علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کے سامنے کوئی حرکت نہ کرتے تھے اور اس طرح مؤدب بیٹھتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں، حضرت کی آواز سے زیادہ دوسرا کوئی آواز نہ اُٹھا سکتا تھا، اسی عشق ومحبت اور غایت ِادب پر یہ واقعہ شاہد ہے کہ آپ کے جانثار صحابی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں کو ناواقفیت کی بنا پر یہ پہچاننے میں تکلف ہوا کہ محمد ﷺ کون ہیں ؟ تو آپ فوراً حضرت رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر خادمانہ حیثیت سے چادر تان کر کھڑے ہوگئے تاکہ خادم وہ خوش قسمت خادم جو سچے دل سے خود کو مٹا کر خدمت کرنی چاہتا تھا اپنے کو سب کی نظر میں خادم ثابت کردے ! محبت بھی بہت سے آداب کی معلّمہ ہوتی ہے۔

---

[۱] راستے کا فرق دیکھو کہاں سے کہاں تک ہے (یعنی دو چیزوں میں بہت فرق ہوتا ہے)۔

چلا جا کھیلتا موجِ شرابِ چشمِ میگوں سے
محبت خود سکھا دے گی تجھے آدابِ قربانی

آپ کے صحابہ کی شجاعت و جانثاری کا عالم یہ تھا کہ ایک خطرناک موقع پر وہ عرض کرتے ہیں :
''ہم آپ پر اپنی جانیں قربان کردیں گے آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہادیں گے ہم ہرگز ایسے نہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے۔''

غرض جس طرح تمام انبیاء میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل تھے اسی طرح آپ کی اُمت بھی افضل الامم ہے آپ کو خداوندِ کریم نے عجیب و غریب اخلاق کا مجسمہ بنا کر بھیجا اور خالقِ اکبر نے آپ کو پورے جہاں میں خطاب کر کے پکارا ﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ ''تم بہت بڑے اخلاق پر (پیدا کیے گئے) ہو۔'' آپ ارشاد فرماتے ہیں : بُعِثْتُ لِاُتِمَّ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ او کما قال ''مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق مکمل کر دکھاؤں۔''

دوسری طرف (لوگوں کے لیے قرآنِ پاک میں) فرمان وارد ہوتا ہے :
﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾[1] ''ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔''
(بحوالہ خواتین کا ماہنامہ ''حور'' لاہور ج ۱۴ شمارہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۳ء)

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جاسکتے ہیں
http://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat

[1] سُورۃ الصف : ۲